8889 ـ انشورنس کی حقیقت اور اس کا حکم

سوال

دور حاضر میں پائی جانے والی تجارتی انشورنس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ بلا کسی شك و شبہ ہر قسم کی تجارتی انشورنس واضح اور صریح سود ہے، یہ رقم کی کم یا زیادہ رقم کے ساتھ بیع ہے، اور اس میں دونوں رقموں میں سے ایك ادھار بھی ہے، لہذا اس میں رباالفضل اور ربا النسیئۃ دنوں سود کی قسمیں پائی جاتی ہیں.

اس لیے کہ انشورنس والے لوگوں سے رقم وصول کرلیتے ہیں، اور حادثہ پیش آجانے کی صورت میں انشورنس کرانے والے شخص سے کم یا زیادہ رقم دینے کا وعدہ کرتے ہیں، اور یہ ہی سود ہے، اور قرآنی نص کے ساتھ بہت ساری آیات میں سود کی حرمت ثابت ہوتی ہے.

2 ـ تجارتی انشورنس کی سب اقسام کا دار ومدار جوے پر ہے، جوے کے بغیر قائم ہی نہیں ہو سکتی، اور یہ نص قرآنی کے ساتھ حرام ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور درگاہیں اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ تھلگ رہو اور اجتناب کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤالمائدۃ (90)

لہذا انشورنس کی سب صورتیں نصیب اور حصوں کے ساتھ کھیل ہے، انشورنس والے کہتے ہیں کہ اتنی رقم ادا کرو اور اگر تمہارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تو ہم اتنی رقم ادا کرینگے، اور یہ بالکل جوا ہے، انشورنس اور جوے کے مابین فرق کرنا ایسی مخالفت ہے جسے عقل سلیم قبول ہی نہیں کرتی، بلکہ انشورنس والے تو خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انشورنس جوا ہے.

3 ـ تجارتی انشورنس کی سب اقسام دھوکہ و فراڈ ہیں، اور بہت سی احادیث کی رو سے دھوکہ و فراڈ حرام ہے.

ان احادیث میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بھی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع الحصاۃ اور دھوکہ کی بیع منع فرمائی" امام مسلم نے اسے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

تجارتی انشورنس کی سب اقسام کا اعتماد دھوکہ و فراڈ پر ہے، بلکہ فحش قسم کے دھوکہ پر مبنی ہے، لہذا انشورنس کی سب کمپنیاں اور ہر انشورنس کی تجارت کرنے والا کسی غیر احتمالی خطرہ کی انشورنس کروانے سے منع کرتا ہے.

یعنی خطرے کے وقوع اور عدم وقوع کا احتمال ضرور ہو تا کہ وہ انشورنس کے قابل ہو سکے، اور اسی طرح وقوع کا وقت اور اس کی مقدار کا علم بھی روکا جاتا ہے، تو اس طرح اس انشورنس میں تین قسم کا واضح اور فحش دھوکہ جمع ہے.

4 ـ تجارتی انشورنس کی سب صورتیں باطل طریقہ سے لوگوں کا مال ہڑپ کرنا ہے، اور یہ قرآنی نص سے حرام ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! تم آپس میں اپنا مال باطل طریقہ سے نہ کھایا کرو

لہذا تجارتی انشورنس کی سب انواع اور صورتیں باطل طریقہ سے لوگوں کا مال ہڑپ کرنے کا ایك طریقہ اور حیلہ ہے، جرمنی کے ماہر شخص کے دقیق اعداد و شمار نے یہ ثابت کیا ہے کہ لوگوں کو دی جانے والی رقم جمع کردہ رقم کا 2.9 % فیصد بھی نہیں بنتی.

لہذا انشورنس امت کے لیے ایك عظیم خسارہ اور نقصان ہے، کفار کا فعل حجت نہیں جو انشورنس کو موت کی طرح ناپسند کرنے کے باوجود انشورنس کروانے پر بہت زیادہ مجبور ہو چکے ہیں.

یہ تو شریعت کی عظیم مخالفات کا ایك پہلو ہے جن کے بغیر انشورنس قائم ہی نہیں رہ سکتی، لیکن بہت سی دوسری مخالفات ایسی بھی ہیں جن کے لیے یہ مقام کافی نہیں، اور ان کے ذکر کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ اوپر جس ایك مخالفت کا ذکر کیا جا چکا ہے اسے اللہ تعالی کی شریعت میں عظیم منکرات اور حرام کردہ اشیاء میں شامل کرنے کے لیے وہی کافی ہے.

افسوس تو اس بات پر ہے کہ بعض لوگ انشورنس کمپنیوں کے ایجنٹوں کی چکنی چپڑی باتوں سے دھوکہ میں آجاتے ہیں مثلا اسے تعاونی یا تکافلی اور اسلامی انشورنس کا نام دیتے ہیں، یا اس طرح کے اور ناموں سے موسوم کرتے ہیں، حالانکہ یہ نام اس کی باطل حقیقت سے کچھ بھی بدل نہیں سکتے.

اور انشورنس کی داعی ایجنٹ حضرات کا یہ دعوی کرنا کہ علماء کرام نے تعاونی انشورنس کے نام سے موسوم

انشورنس کے حلال ہونے کا فتوی دیا ہے، یہ کذب بیانی اور بہتان ترازی ہے، اور اس میں خلط ملط ہونے کا سبب یہ ہے کہ انشورنس کی دعوت دینے والے بعض ایجنٹوں نے علماء کرام کو ایك كھوٹی اور ناقص قسم کی درخواست دی جس کا انشورنس کی اقسام و انواع کے ساتھ سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں، اور انہوں نے کہا کہ یہ انشورنس کی ایك قسم اور (اس کی تزیین اور لوگوں پر خلط ملط کرنے کے لیے) اسے تعاونی انشورنس کے نام سے موسوم کردیا، اور کہنے لگے کہ:

یہ خالص لوگوں کے تعاون اور فنڈ میں سے ہے، اور یہ اس تعاون میں سے ہے جس کا اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل فرمان میں حکم دیا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کاتعاون کرتے رہا کرو

اور اس کا مقصد لوگوں کو پہنچنے والے خطرات اور تکالیف میں تعاون کرنا، صحیح یہی ہے کہ جسے وہ تعاونی انشورنس کا نام دیتے ہیں وہ بھی انشورنس کی دوسری اقسام کی طرح ہی ہے، اختلاف صرف شکل اور کیفیت میں ہے لیکن حقیقت اورجوہر میں کوئی فرق نہیں، یہ خالصتا فنڈ اور تعاون سے بہت زیادہ دور ہے اس سے کے ساتھ تو دور کا تعلق نہیں پایا جاتا، اور نیکی و بھلائی کے کاموں میں تعاون سے بھی بہت بعید ہے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتی، بلکہ بلا کسی شك و شبہ یہ تو برائی معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے, اس کا مقصد لوگوں کی تکلیف اور مصائب میں تخفیف اور اصلاح نہیں، بلکہ اس کا مقصد لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال ہڑپ کرنا ہے، لہذا یہ بھی قطعی طور پر انشورنس کی دوسری اقسام کی طرح حرام ہے، اس لیے انہوں نے جو کچھ علماء کے سامنے پیش کیا ہے وہ انشورنس کی اصل کو ختم نہیں کرتی.

اور بعض جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ جمع کردہ رقم کا کچھ حصہ واپس کر دیا جاتا ہے، تو یہ کسی بھی چیز کو تبدیل نہیں کرتا، اور نہ ہی انشورنس کو سود اور جوے اور دھوکہ و فراڈ اور لوگوں کے مال کو ناحق اور باطل طریقہ سے ہڑپ کرنے سے بچاتا ہے، اور نہ ہی اسے اللہ تعالی پر توکل کے منافی ہونے سے بھی محفوظ نہیں کرتا، اور اسی طرح دوسری حرام کردہ سے بھی، بلکہ یہ تو دھوکہ و فراڈ اور تلبیس ہے، جو مزید تفصیل چاہتا ہے وہ (انشورنس اور اس کے احکام) کا مطالعہ کرے.

میں ہر دینی غیرت رکھنے والے اور اللہ تعالی اور آخرت کے دن کی ملاقات کی امید رکھنے والے مسلمان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اور اس کا تقوی اختیار کرے، اور انشورنس سے اجتناب کرے چاہے وہ جس طرح کے بھی برات کے حلے زیب تن کرے اور زرق برق لباس پہنا کر انشورنس کو پاك کرنے کی کوشش کی گئی ہو وہ پھر بھی بلاشك وشبہ حرام اور سحت ہی ہے، وہ اس سے اپنے دین اور مال کی بھی حفاظت کر

سکتا ہے، اور امن و امان کے مالك اللہ سبحانہ وتعالی سے امن کی نعمت بھی حاصل کرسکتا ہے.

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو دینی بصیرت سے نوازے، اور اللہ رب العالمین کو راضی کرنے والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے.